السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں جب نماز ادا کرنے کیلیئے کھڑا ہوتا ہوں میرے ذہن میں مختلف قسم کے وسوپیدا ہوتے ہیں اور کئی امور جو مجھے بھولے ہوئے ہوتے ہیں، نماز میں یاد آتے ہیں۔ کیا ان وسوسوں پر اللہ کی طرف سے کوئی پکڑ تو نہیں ہوگی اور ان کو دور کرنے کا طریقہ شریعت میں اگر کوئی ہے تو بتا دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

: شیطان انسان کا ازلی دشمن ہے اور اسے راہِ راست سے ہٹانے کیلیئے مختلف اقسام کے وسوداس اور خطرات اس کے دل میں پیدا کرتا رہتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے :

لَعَنَهُ اللَّهُ ۘ وَقَالَ لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا ‎١١٨‏ وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللَّهِ ۚ وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُبِينًا ‎١١٩‏ ...النساء

''اللہ تعالیٰ نے اس (شیطان) پر لعنت کی اور وہ کہنے لگا میں تیرے بندوں میں سے ایک معین حصہ ضرور لوں گا اور انہیں ضرور بہکاؤں گا اور امید دلاؤں گا اور ان کو یہ سکھلاؤں گا کہ جانور کے کان چیرا کریں اور انہیں حکم دوں گا کہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بدل دیں اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے وہ کھلے نقصان میں سر تا پاڈوب گیا''۔ (النساء ۱۱۸۔ ۱۱۹)

ان آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ شیطان انسان کو ۳ورغلانے کیلیئے مختلف قسم کے ہتھکنڈے استعمال کرتا ہے اور انسان کو مختلف قسم کی آرزوئیں اور تمنائیں دلاتا ہے تاکہ انسان اپنے خالق ومالک اللہ وحدہ لاشریک کے بتلائے ہوئے صراط مستقیم سے اعراض کر بیٹھے۔ نماز ایک اہم ترین عبادت ہے۔ جب انسان نماز کی ادائیگی کیلیئے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان انسان کو مختلف اقسام کے وسوے ڈالتا ہے تاکہ یہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہوجائے۔ جب بھی انسان کو حالت نماز میں کوئی وسوسہ پیدا ہو تو اسے نماز ترک نہیں کرنی چاہیۓ بلکہ نماز جاری رکھنی چاہیۓ۔ انسان کے ذہن میں پیدا ہونے والے وسوسے اللہ تعالیٰ نے معاف فرمادیئے ہیں۔ اتنی دیر تک ان پر کوئی پکڑ اور مواخذہ نہیں جب تک کہ انسان ان وساوس پر عمل پیرا نہیں ہوجاتا یا ان وساوس کو زبان سے ادا نہیں کرتا۔

یعنی ذہن میں برے کلمات وغیرہ پیدا ہوئے اور انسان نے ان کلمات کو اپنی زبان پر جاری کر دیا تو مواخذہ ہوگا وگرنہ نہیں۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

((إن اللہ تجاوز عن أمتی ما وسوست بہ صدورہا مالم تعمل بہ أو تتکلم))

''یقینا اللہ تعالیٰ نے میری امت سے وہ چیزیں معاف کر دی ہیں جن کے ذریعے ان کے سینوں میں وسوسہ پیدا ہوتا ہے جب تک ان پر عمل یا کلام نہیں کر لیا جاتا''

(متفق علیہ مکشوۃ ۲۶/ ۱، تحقیق الالبانی رحمۃ اللہ)

لہذا جب نماز کی حالت میں وسوسہ پیدا ہو تو اس کی بناء پر نماز توڑنی نہیں چاہیۓ بلکہ نماز جاری رکھیں۔ اس پر مواخذہ نہیں ہے بلکہ اس کے دور کرنے کا طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ سیدنا عثمان ابن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا :

(فقلت : یَا رَسُولَ اللهِ إنَّ الشَّیْطَانَ قَدْ حَالَ بَیْنِي وَبَیْنَ صَلَاتِي وَقِرَاءَتِي یَلْبِسُهَا عَلَيَّ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : « ذَاكَ شَیْطَانٌ یُقَالُ لَهُ خَنْزَبٌ، فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْهُ، وَاتْفُلْ عَلَى یَسَارِكَ ثَلَاثًا » قَالَ : فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَذْهَبَهُ اللهُ عَنِّي))

''میں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بے شک شیطان میے اور میری نماز و قرأ کے درمیان حائل ہو گای ہے اور وہ مجھ پر قرأ کو خلط ملط کرتا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شیطان ہے جس کو خزب کہا جاتا ہے۔ جب تو اس کو محسوس کرے تو اس سے اللہ کی پناہ پکڑ (یعنی اعوذ باللہ پڑھ) میں نے اس پر عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے مجھ سے دور کر دیا'' (مسلم، مکشوۃ ۲۹/ ۱)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں اگر شیطان وسوسوں میں بتلا کر دے تو اعوذ باللہ پڑھ کر بائیں جانب تین بار پھوک ڈالیں ان شاء اللہ تعالیٰ وسوسہ دور ہو جائے گا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

ج1

محدث فتویٰ